الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون
(القرآن)

مختصر سوانح حیات

زینت الفقراء شیخ المشائخ

خواجہ حضرت سائیں محمد عظیم چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

بانی خانقاہ عظیمیہ ھرا باد نڑاں شریف

منجانب

سائیں محمد عظیم چشتی فاؤنڈیشن

درگاہ عظیمیہ چشت نگر مظفر آباد آزاد کشمیر

مسجد خاتونِ جنت

دربار عالیہ عظیمیہ چشت نگر مظفرآباد آزاد کشمیر

مزار پرانوار: حضرت پیر محمد اسماعیل خان چشتی رحمۃ اللہ علیہ

دربار عالیہ عظیمیہ چشت نگر مظفرآباد آزاد کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مختصر سوانح حیات

زینت الفقراء شیخ المشائخ

خواجہ حضرت سائیں محمد عظیم چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

بانی خانقاہ عظیمیہ فقر آباد نڑاں شریف

منجانب

سائیں محمد عظیم چشتی فاؤنڈیشن

درگاہ عظیمیہ چشت نگر مظفر آباد آزاد کشمیر

0345-5120046

0300-9836687

نام کتاب : مختصر سوانح حیات
حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتیؒ

ترتیب وتدوین : ریاض حسین عباسی
صاحبزادہ کوکب سلیم چشتی
صاحبزادہ ثاقب سلیم چشتی

حوالہ جات : ملفوظاتِ چشتی (از: محمد ریاض عباسی)
کشمیر جنت الاولیاء ومشائخ (از: محمد ریاض عباسی)
مکمل تاریخ کشمیر (از محمد دین فوق)
تجلیات محمدیہ (از امیر حمزہ خان شنواری)

بحوالہ : صاحبزادہ پیر محمد سلیم چشتی سجادہ نشین درگاہ عظیمیہ
فقر آباد ڈنراں شریف وچشت نگر چھتر کلاس

ناشر : سائیں محمد عظیم چشتی فاؤنڈیشن
درگاہ عظیمیہ فقر آباد ڈنراں شریف وچشت نگر
چھتر کلاس مظفر آباد آزاد کشمیر
0345-5120046
0300-9836687

نام ونسب:۔

آپؒ کا اسم گرامی راجہ محمد عظیم خان اور والد محترم کا نام نامی راجہ رحم دل خان تھا۔ حسب ونسب کے اعتبار سے اِن کا تعلق ایک ممتاز خاندان کھکھہ راجپوت کی سودیال رٹ سے ہے۔ شجرہ نصب راجہ مل خان سے جا ملتا ہے۔ آپؒ کا شمار اولیائے کاملین اور چشتی قادری رہنماؤں میں ہوتا ہے۔

حالات اوائل:۔

روایت کے مطابق آپؒ کے والد بزرگوار راجہ رحم دل خان نے اپنے خلاف جاری سازشوں کی بنا پر علاقہ کوٹ سے سرینگر ہجرت فرمائی۔ اس دوران شیخ امام الدین کشمیر کا صُوبے دار تھا راجہ صاحب نے شیخ سے رسائی حاصل کی شیخ امام الدین نے راجہ رحم دل خان کی لیاقت اور قابلیت کی بنا پر اپنا وزیر خاص مقرر کر دیا۔ اِس دوران کشمیر کا سودا ہو رہا تھا لہٰذا گورنر امام الدین کو ہٹانے کی سازشیں شروع ہو گئیں۔

16 مارچ 1846ء میں دربار لاہور اور انگریز سرکار کے درمیان معاہدہ امرتسر ہوا جس کی رُو سے انگریزوں نے حسبِ ضرورت 75 لاکھ نانک شاہی کے عوض کشمیر اور دیگر کوہستانی علاقہ جات مابین دریائے راوی وسندھ راجہ گلاب سنگھ والئی جموں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ شیخ امام الدین کے عہد نظامت کو ابھی صرف تین ماہ ہی گزرتے تھے کہ جون 1846ء کو کشمیر کا قبضہ لینے کے لئے راجہ گلاب سنگھ کا وزیر لکھپت رائے حدود کشمیر میں داخل ہو

کر میدا مایہ سومہ میں مقیم ہو گیا۔ شیخ امام الدین نے اپنے وزیروں اور مشیروں کی مدد سے حکومت بحال رکھنے کے لئے کافی مزاحمت کی مگر صرف چھ ماہ کی مختصر مدت کے بعد معزول ہونا پڑا۔ اِن حالات میں راجہ رحمدل خان اور اُن کے خاندان کے لئے سرینگر میں رہنا مشکل ہو گیا لہٰذا راجہ صاحب نے معہ اپنے خاندان کے پشاور کی جانب ہجرت کا قصد فرمالیا۔

ولادت حضرت خواجہ سائیں عظیم خان چشتیؒ:۔

ان ہنگامہ خیز اور شورش زدہ حالات میں راجہ رحمدل خان نے پشاور کی جانب ہجرت کیلئے سرینگر سے براستہ دراوہ نیلم ویلی کا انتخاب کیا۔ جب یہ قافلہ سفر کرتے کرتے وادی نیلم کے گاؤں کیل سیری میں پڑاؤ زن ہوا تو جنت الاولیاء میں ایک ننھا سا شگوفہ پھوٹا۔ کسی کو کیا خبر تھی کہ یہ معصوم سی ننھی کونپل ایک دن مئے عشق حقیقی کی آبیاری سے نمو پا کر سلوک و منازل کے سانچے میں ڈھلتے ڈھلتے ایک گھنیر اور باثمر درخت بن کر کفر و ظلمت کی کڑی دُھوپ میں جھلس کر کملائے ہوؤں کے لئے نہ صرف سایہ ئخ بن جائے گا بلکہ تا قیامت بھوکوں کی ضیافت کو ثمر شیریں کا ایک لنگر دافعِ کثافت بن جائے گا۔

اگرچہ آپؒ کی سوانح مبارکہ میں سنِ ولادت کا کوئی ذکر نہیں ملتا تاہم محمد دین فوق کی تصنیف "مکمل تاریخ کشمیر" کے مطابق واقعہ سودۂ کشمیر اکتوبر 1846ء میں پیش آیا تھا اور اِسی دوران ہی راجہ رحم دل خان نے ہجرت فرمائی تھی۔ لہٰذا اس حساب سے آپؒ کا ولادت کا مہینہ اکتوبر یا نومبر تو

ہوسکتا ہے مگر سن ولادت 1846ء ہی غالب اور قرین قیاس ہے۔ مشیت ایزدی سے آپؒ کے والد محترم کا پشاور ہجرت کا ارادہ تبدیل ہو گیا۔ وہاں سے یہ قافلہ مظفر آباد پہنچ کر کرولی نامی ایک موضع میں اقامت گزین ہو گیا۔ یہ خاندان چند برس یہیں رہائش پذیر رہا۔ اِس دوران مظفر آباد میں راجہ رحمدل خان کی مقبولیت بڑھتی گئی۔ اُن کی آمدن میں بھی روز بروز ترقی ہونے لگی مگر ایک بار پھر آپؒ کے خاندان کے خلاف سازشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چونکہ راجہ رحم دل خان کی سرگرمیاں ڈوگرہ حکومت کے منافی تھیں اور مہاراجہ کو بھی اپنے خلاف اِس خاندان کی کاروائیوں کی خبریں لحہ بہ لحہ ملتی رہیں کہ راجہ رحم دل خان مظفر آباد میں ڈوگرہ حکومت کے خلاف اپنی فوج بنا رہا ہے۔ ایک مرتبہ جب اِس مقصد کے لئے بلائی گئی راجہ صاحب کی میٹنگ بُری طرح ناکام ہو گئی تو مخالفین نے ان کے گرد اپنا گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو کسی اور مقصد کے لئے چُن رکھا تھا۔ ان سے تو بندگان کدا کی بھلائی، ہدایت اور رہنمائی کا کام لینا تھا لہٰذا مظفر آباد سے بھی کوچ کرنے کا فیصلہ کر لیا پھر ستر افراد پر مُشتمل یہ خاندان تنول ایبٹ آباد کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں جب گڑھی حبیب اللہ پُل پر پڑاؤ کیا تو خان آف گڑھی حبیب اللہ کو اس قافلہ کی آمد کی اطلاع ہوئی اُس نے اپنا ایک نمائندہ بھیج کر پتہ کروایا پھر اپنے پاس بلا کر کرنول کا علاقہ بطورِ جاگیر پیش کیا مگر آپؒ نے والد محترم نے علاقہ دوگہ میں رہنا پسند فرمایا۔

تعلیم وتربیت:۔

حضرت خواجہ محمد عظیم چشتیؒ کی باقاعدہ تعلیم وتربیت اپنے والد محترم کے زیر سایہ ہوئی۔لکھنا پڑھنا سیکھا،مختلف علمائے کرام سے وقتاً فوقتاً دینی علم بھی سیکھا مگر کسی درسگاہ سے باقاعدہ تحصیل وتکمیل کی کوئی روایت نہیں۔ابتدائی عُمر سے ہی صحت منداور چاق وچوبند تھے۔اچھے تیراک بھی تھے گندمی رنگ کے ساتھ حسنِ ظاہری میں بے مثال تھے۔

کایاپلٹ لمحہ:۔

اوائل جوانی میں کھیتی باڑی شروع کی ایک دن بھینسوں کے لئے کھیت سے چارہ کاٹ رہے تھے کہ یکدم خیال جاگزیں ہوا کہ میری نجات کا کیا ہوگا کیونکہ نہ میں نے علم حاصل کیا نہ کوئی خیرات یا سخاوت کی۔تڑپ کر سوچا علم حاصل کرنے کا وقت گزر گیا۔مال بھی نہیں کہ سخاوت کی جائے،اب کیا کیا جائے۔بس اللہ ہی اللہ کیا جائے۔پھر ایسا ہوا کہ دنیا ہی بدل کر رہ گئی۔قلب سے کلمہ حق نکلا اور زبان سے جاری ہوگیا۔مجاہدہ شروع کردیا۔ دُنیا سے منہ موڑ کر دوگہ نالے میں موسموں کے تغیر وتبدل سے بے نیاز ذکر الٰہی میں مصروف رہتے گیارہ گیارہ دنوں کا روزہ رکھنا شروع کردیا۔

فیض روحانی اور خرقہ خلافت:۔

دوران مجاہدہ خواب میں حکم ہوا کہ آپ کوسُم شریف حضرت مولوی عبیداللہؒ کے سُپرد کیا جاتا ہے۔حضرت مولوی عبید اللہؒ پردہ فرما چکے تھے۔

حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتی برہنہ پا سُم شریف کی طرف روانہ ہو گئے اور مزار پُر انوار پر حاضری دی۔ پھر پورے چھتیس برس اِسی مزار کو ہر بار پر عبادت و ریاضت میں گزار دیئے۔ اس دوران نہ کبھی چار پائی پر سوئے اور ہی پاؤں میں جوتی پہنی۔ باوجود برہنہ پاؤں رہنے کے کبھی پائے مبارکہ میں سختی نہ آئی بلکہ ہمیشہ مانند ریشم نرم رہے۔ درویشی لباس اختیار فرمایا۔ گودڑی اِس طرح پہنتے تھے کہ دایاں بازو ہمیشہ ننگا رہتا۔ لنگوٹ بھی کستے تھے۔ چھتیس برس مسلسل عبادت و ریاضت اور محنت شاقہ کے بعد درجہ روحانیت میں باکمال ہوئے۔ بعد از تکمیل منازل اپنے مُرشد کامل کے فیض اور لُطف و عطا سے اُنہیں سلسلہ چشتیہ میں خرقہ خلافت سے نوازا گیا۔

شجرہ طریقت:۔

سلسلہ طریقت چشت اہلِ بہشت میں حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتی کا سلسلہ طریقت حضرت مولوی عبید اللہؒ، حضرت خواجہ نیاز احمدؒ، حضرت پیر عالم فخر الدینؒ، حضرت شاہ کلیم ولیؒ، حضرت یحیٰی مدنیؒ، حضرت شیخ حسن خواجہ، حضرت جمال الدین جمنؒ، حضرت محمود راجن سرورؒ، حضرت سراج دینؒ، حضرت کمال الدین کمال، حضرت شاہ نصیر الدینؒ چراغ، حضرت نظام الدین محبوب اولیاءؒ حضرت خواجہ گنج شکرؒ، حضرت شیخ قطب الدینؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ سے بلندی اختیار کرتے کرتے منبع ولایت حضرت علی شیر خداؑ سے اور پھر اُن سے بلند پروازی کر کے سردارِ انبیاء، حبیب کبریا حضور سرورِ کائنات حضرت محمد ﷺ سے جا ملتا ہے۔

کشمیر آمد:۔

خرقہ خلافت کے بعد آپؒ کا ارادہ تھا کہ مقام بانڈے پیر اقامت اختیار کر کے بقیہ زندگی یادِ خدا میں بسر کی جائے۔ چنانچہ ایک دن اِسی خیال سے ایبٹ آباد کی جانب محوسفر تھے کہ راستہ میں قلندر آباد کے مقام پر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت ہوگئی۔ اُنہوں نے پوچھا کہاں کا قصد ہے آپ ل نے جواب دیا بانڈے پیر کا ارادہ ہے وہاں پر رشتے دار بھی ہیں۔ اُنہوں نے فرمایا آپ کے علاقہ پہاڑ خیال کیا جاتا ہے۔ آپؒ وہیں سے واپس ہوئے۔ مظفر آباد پہنچ کر سفر کرتے کرتے درہ پٹیاں آگئے۔ آپؒ کی کیفیات ظاہری و باطنی، مشاہدہ کمال اور مکاشفہ جلال کی دھوم چاروں طرف پھیلی شمع کے گرد پروانے اکٹھے ہونے لگے۔ ان پروانوں میں سے نڑاں کے سکونتی مدد خان اور فیروز خان کچھ یوں نثار ہوئے کہ رشد و ہدایت کا یہ چراغ ہی اپنے سروں کا تاج بنا کر نڑاں اُٹھا لائے اور آپؒ کو بصدِ عقیدت و احترام سکونت دوامی پر راضی کر کے اِس علاقہ کا نام سنہری حروف میں لکھوا کر نڑاں سے فقر آباد نڑاں شریف بنا دیا۔

حضرت سائیں صاحبؒ کا خیال ہوا ہوگا کہ دُنیا کی رنگینیوں سے دُور رہ کر صرف محبوب حقیقی کے ہجرہ وصال کے مزے لوں گا مگر عقیدت مندوں کا تانا بند گیا۔ حتیٰ کے اِن کے بال بچہ بھی دوگہ سے یہیں لایا گیا تا کہ حضرت سائیں صاحب ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے دیوانوں کی نگاہوں سے اُوجھل نہ ہوسکیں۔ رہائش گاہ اور عبادت خانہ تعمیر کروایا گیا اور لنگر جاری ہوا۔

دعوت وتبلیغ:۔

حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتیؒ نے عبادت وریاضت کے ساتھ ساتھ وعظ وتبلیغ اور پندہ نصائح کا سلسلہ جاری فرمایا۔ لوگوں کو اچھائی اور نیکی کی تعلیم دیتے ہزاروں لوگ اِن کے حلقہ ارادات میں داخل ہوئے۔ آپؒ کی کاوشوں اور مساعی جمیلہ سے بے شمار غیر مسلم دین اسلام کے دائرے میں داخل ہوئے۔

عقیدت مند اور زائرین اپنی حالات مُشکلہ، جسمانی اور روحانی تکالیف کے مُداوا کے لئے خدمت میں حاضر ہوتے اور رب کے حضور حضرت سائیں صاحبؒ سے دعائیں کروا کر من کی مرادیں پاتے۔ آپؒ کے آستانے پر لنگر کا وسیع اہتمام ہوتا کبھی کسی سائل کو اپنے در سے خالی ہاتھ نہ لوٹنے دیتے۔ لاتعداد نادار، مساکین، غرباء اور ضرورت مند نہال ہو کر جاتے تھے۔ آپؒ نے اپنے قُرب وجوار بالخصوص مساجد میں درس قرآن کا اہتمام کروایا۔ اپنے تکیہ کے نزدیک مسجد اور درس گاہ تعمیر کروائی ملک کے طول وعرض سے علمائے کرام ان کے دامن دولت سے وابستہ رہتے۔ حضرت سائیں صاحبؒ مولانائے کرام کے طعام وقیام ضروریات اور معاوضے کا خاص رکھتے اور اُن کی بہت قدر کرتے۔ اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ دُور ونزدیک تبلیغی دورے بھی فرماتے۔ طبیعت قدرے جلالی تھی۔ اِنتہائی باشرع ہونے کیوجہ سے خلافِ سُنّت کسی بات کو بھی ہرگز برداشت نہ فرماتے۔

شرک وبدعات کے بہت خلاف تھے۔اس لئے مسلمانوں میں رائج ہندوانہ رسموں کی سختی سے بیخ کنی فرمائی۔دم دُرود میں بہت شفا تھی۔آپؒ کا فرمان ہے''کلام الٰہی اور شریعت مطاہرہ میں فلاح ہی فلاح اور شفا ہی شفا ہے''۔ نماز باجماعت میں امامت کے فرائض خود انجام دیتے۔محافل ذکر واذکار کا خصوصی اہتمام کرتے۔

ذوقِ سماع:۔

آپؒ سماع کا بھی بہت ذوق رکھتے تھے۔کبھی کبھی بعداز نمازِ عشاء حلقہ مریدین میں تشریف فرما ہو کر نعتیہ کلام اور عارفانہ کلام بھی شوق فرما لیتے تھے۔

زہدوتقویٰ:۔

عبادت وریاضت میں بے مثال ہوئے۔مالک حقیقی سے لو لگانے کے بعد کبھی معمولات میں فرق نہ آیا۔دوگہ نالے میں پتھر پر بیٹھ کر مجاہدہ فرمایا پھر چھتیس برس پیر ومرشد کے مزار پر محنت شاقہ اور عبادت وریاضت فرمائی۔ منصب خلاف پر سرفراز ہونے کے بعد بھی تاوصال دن اور رات کے بیشتر اوقات مصروف عبادت رہتے۔رات کے ایک خاص حصہ میں اپنے عبادت خانہ میں تشریف لے جاتے اس دوران ان کے پاس جانے کی کسی کو اجازت نہ ہوتی۔اکثر لوگوں نے اس عالم میں اِن سے ملاقات کی کوشش کی تو حضرت خواجہ کو حالت فنافی اللہ میں دیکھ کر ڈر کر واپس آگئے۔بیرونی دوروں میں اگر کہیں قیام ہوتا تو اِن کے لئے خاص حجرا کا اہتمام ہوتا ایسا حجرہ یا تو

مکان سے باہر پردے لگوا کر بنوایا جاتا پھر گھر کی چھت پر بندوبست ہوتا۔

سُم شریف مزار پر دوران ریاضت ایک واقعہ:۔

حضرت خواجہ سائیں عظیم خانؒ جب سُم شریف مزار پر مصروف عبادت تھے تو آپؒ کے مرشد پاک حضرت مولوی عبید اللہؒ کے تین خلفائے کرام وہاں پر رہا کرتے تھے۔ اِن خُلفاء کی خواہش تھی کہ حضرت سائیں صاحبؒ جو کہ سُم شریف میں راجہ صاحب کے نام سے پہچانے جاتے تھے اِن سے بیعت لے لیں لیکن آپؒ نے ان سے بیعت نہ لی۔اس پر اُنہوں نے حضرت مولوی عبید اللہؒ کے فرزند محترم اور سجادہ نشین حضرت امیر خسروؒ سے شکایت فرمائی کہ راجہ صاحب میں تین باتیں ہیں اوّل باتیں بہت زیادہ کرتے ہیں، دوئم ان میں ناز بہت زیادہ ہے، سوئم ابھی تک اِنہوں نے کسی خلیفہ کا ہاتھ نہیں تھاما۔ حضرت امیر خسروؒ نے حضرت سائیں صاحبؒ سے فرمایا خلفاء نے آپ کی یہ شکایات مجھ سے کی ہیں۔ اس پر حضرت سائیں صاحبؒ نے کوئی جواب دیئے بغیر خاموشی اختیار فرمالی تین دن گزر گئے نہ آپؒ نے کسی خلیفہ سے کوئی بات کی اور نہ حضرت امیر خسروؒ سے کوئی گفتگو فرمائی، چوتھے دن حضرت امیر خسروؒ نے خود ہی فرمایا راجہ صاحب کیا آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں؟ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا حضرت آپ نے فرمایا تھا کہ تم گفتگو زیادہ کرتے ہو اس لئے میں باتیں بند کر دی ہیں۔ دوسرا یہ فرمایا تھا کہ تم میں فخر بہت زیادہ ہے میں تو آپ کے کم درجہ غلاموں کے ساتھ کھالیتا

ہوں اور پلیٹ آخر میں خود صاف کرتا ہوں، تیسرا آپ کا یہ فرمان کہ میں نے
ابھی کسی خلیفہ کا ہاتھ نہیں پکڑا، وہ اس لئے کہ میں آپ کے والد محترم کی لونڈی
ہوں اس لئے مجھے آپ کے والد محترم کے سپرد کیا گیا ہے اور ایسی صورت
میں آپ یا آپ کے خلفاء سے بیعت کرنے کا حکم نہ دیا گیا۔ یہ فرما کر حضرت
سائیں صاحبؒ وہاں سے اُٹھ گئے۔ موسم سرما اپنے عروج پر تھا باہر شدید
برف باری ہو رہی تھی۔ آپؒ نے رات باہر گزاردی۔ اگلے دن حضرت امیر
خسروؒ نے خلفاء سے فرمایا باہر نکل کر راجہ صاحب کا پتہ کرنا چاہیے۔ جب
باہر نکل کر آگے چلے تو قریب کے کھیت سے دھواں بلند ہوتا ہوا نظر آیا۔
جب قریب پہنچے تو دیکھا کہ حضرت سائیں صاحبؒ کھیت کے درمیان
تشریف فرما اور مصروف عبادت ہیں۔ اِن کے نزدیک دو لکڑیاں پڑی ہیں
اور دھواں اُن میں سے خارج ہو رہا ہے۔ حضرت خواجہ کے اردگرد برف تھی
مگر جس جگہ وہ تشریف فرما تھے اُس جگہ برف نہیں پڑی حضرت امیر خسروؒ
نے آپؒ کو بازو سے پکڑا اور اندر لے آئے اور اپنے خلفاء کو ہدایت فرمائی
کہ آئندہ کے بعد راجہ صاحب کے ساتھ نہیں چھیڑنا۔

کشف وکرامات:۔

حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتیؒ صاحب کشف وکرامات ولی
اللہ تھے بے شمار کرامات ظہور پذیر ہوئیں۔

علاقہ کوٹ کے رہائشی محمد علی نامی ایک کوچوان آپؒ کے حلقہ ارادت میں

داخل ہو کر نگاہِ فیض اور لطف وعطا کے صدقے تائب ہو کر درجہ ولایت حاصل کر گئے۔ اُن کا مزار کومی کوٹ (رس گراں) کے مقام پر مرجع خاص وعام ہے۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتیؒ کے صاحبزادہ محترم حضرت سائیں محمد یعقوب سری نگر تشریف لے گئے۔ راستہ میں موضع شاریاں کا رہائشی کالو بنجارہ نامی شخص بھی ہمرکاب ہو لیا۔ سرینگر پہنچ کر کسی سے اطلاع ملی کہ میرا کدل میں ایک فقیر نے ڈیرہ لگایا ہوا ہے۔

حضرت سائیں محمد یعقوبؒ اور کالو بنجارہ دونوں اُن کی ملاقات کو گئے۔ حضرت سائیں یعقوبؒ نے انہیں سلام کیا فقیر نے سلام کا جواب دیا مگر جب کالو بنجارے نے سلام کیا تو فقیر نے جواب دیا تم ابھی مسلمان ہی نہیں ہوئے ہو۔ حضرت سائیں محمد یعقوبؒ نے فرمایا حضرت دعا فرمایئے فقیر نے جواب دیا ''خیرت ہے سنبھال کر رکھیو'' اس مختصر سی گفتگو کے بعد سائیں محمد یعقوبؒ نے اجازت طلب فرمائی اور واپسی میں اُنہوں نے ہی اس فقیر کو سلام کیا باقی کسی کو ہمت نہ ہوئی۔ جب حضرت سائیں محمد یعقوبؒ واپس گھر تشریف لائے تو کالو بنجارہ بھی اُن کے ہمراہ نڑاں شریف آ گیا۔ حضرت سائیں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی بعد از ملاقات حضرت نے اپنے فرزند محترم سے پوچھا یعقوب میرا کدل میں ایک فقیر دیکھا تھا اس سے تو نہیں چھیڑا؟ حضرت سائیں یعقوبؒ نے سکوت فرمایا مگر کالو بنجارہ بول اُٹھا حضرت میں نے خوب پہچان لیا۔ بس آپ مجھے کلمہ پڑھا دیجئے۔ پھر وہ آپؒ

کے دست اقدس پر اسلام قبول کر کے ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا۔

ایک مرتبہ کالو بنجارے نے بنی حافظ والے حضرت میاں جی سے عرض کی کہ حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتی کا درویشی میں کیا مقام و مرتبہ ہے؟ اُنہوں نے فرمایا ان کے پاس غوث کا مقام ہے۔ ایک بار حضرت خواجہ سائیں محمد عظیمؒ سے پوچھا گیا کہ حضرت حافظ میاں جی کا کیا رتبہ ہے تو آپؒ نے فرمایا وہ ابدال ہیں چالیس ابدال' چار قطب ایک غوث کے ماتحت ہوتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت حافظ میاں جی بنی حافظ حضرت سائیں صاحبؒ کے پاس تشریف لائے۔ فرمایا۔ ''عاشقا میں سوالو آیا ہوں میرا مختصر سا سوال ہے آپ مجھے یہ بتا دیں کہ عرش عظیم کی کتنی قندیلیں ہیں؟'' حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم فرمانے لگے۔

''اُف او حافظ صاحب، آپ ابھی قندیلیں گن رہے ہیں۔ فقیر کے لئے تو عرشِ عظیم اِس طرح ہے جیسے ہاتھ کی ہتھیلی۔ فقیر کے لئے عرش عظیم سے آگے ستر ہزار پردہ اور طے کرنا ہوتا ہے''۔ اس پر حضرت میاں جیؒ نے فرمایا۔ بس بس اللہ کے عاشق مجھے جواب مل گیا۔ میں پورا ہندوستان پھرا مجھے کسی نے مطمئن نہیں کیا۔ سچا عشق تو آپ نے کمایا۔ حضرت سلطان باہو کی تصنیف کے مطابق غوث کی نظر عرش عظیم سے آگے ستر ہزار پردے طے کرتی ہے قطب کی نگاہ ساتویں آسمان تک جاتی ہے ابدال کی نظر پہلے آسمان تک پہنچتی ہے۔

وصال:۔

آپؒ نے یکم شعبان المعظم 1342ھ مطابق 24 پھاگن 1980 بکرمی کو تقریباً 80 برس کی عمر میں اِس دارِ فانی سے عالم جاویدانی کی جانب کوچ فرمایا۔ مزار پُر انوار فقر آباد نڑاں شریف میں جامع خاص وعام ہے۔

عرس مبارک:۔

حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتی کا عُرس مبارک ہر سال 27 رجب تا یکم شعبان انتہائی عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے حضرت سائیں صاحبؒ کا مشہور فرمان ہے۔ ''اگر اللہ پاک کی مہربانی نہ ہو تو حضرت خضر علیہ السلام بھی کچھ نہیں کر سکتے''۔

خُلفاء:۔

آپؒ کے مشہور خُلفاء میں جن کی تکمیل اِن کے صاحبزادہ محترم حضرت خواجہ سائیں محمد اکبرؒ نے فرمائی تھی اُن میں حضرت سیّد عبدالستار شاہ بادشاہ جان پشاور، حضرت سیّد رسول شاہ صاحبؒ المعروف حضرت ننگا باجی ملنگام شریف بانڈی پورہ ضلع بارہ مولا، مقبوضہ کشمیر۔ حضرت سائیں نوردین صاحبؒ، کاکول ایبٹ آباد۔ حضرت سائیں محمد علی صاحبؒ، دربار رس گراں کومیکوٹ، حضرت سائین نواب دین صاحبؒ کھالہ جھنڈ گراں، حضرت سیّد مکھن شاہ صاحب سترہ میل راولپنڈی، حضرت سیّد معظم شاہ صاحبؒ، نالمی

سیّداں نزد دلائی کیمپ اور حضرت صاحبزادہ محمد اسماعیل چشتیؒ کے مرید خاص حضرت سائیں محمد یعقوب چشتی اسلام آباد شامل ہیں۔

اولاد:۔

حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتی کے تین صاحبزادگان اور تین صاحبزادیاں ہوئیں ۔ سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اُن سے چھوٹے حضرت صاحبزادہ قلندر خانؒ اُن کے بعد حضرت صاحبزادہ سائیں محمد یعقوب خانؒ اور سب سے چھوٹے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ سائیں محمد اکبر خان صاحبؒ اور اُن سے چھوٹی دو صاحبزادیاں تھیں۔

بقول حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتیؒ صاحبزادہ قلندرؒ خان دُنیا دار اور زمیندار ہیں۔ حضرت سائیں محمد یعقوبؒ فقیر اور حضرت سائیں محمد اکبرؒ عالم ہیں۔ حضرت صاحبزادہ سائیں محمد یعقوبؒ نے حضرت خواجہؒ کی زندگی میں رحلت فرمائی حضرت صاحبزادہ قلندر خانؒ برادر اصغر کے وصال کے صرف تین سال بعد وفات پا گئے ۔ اس کے دو ہی سال بعد حضرت سائیں صاحبؒ نے بھی پردہ فرمالیا۔

حضرت خواجہؒ کے تیسرے صاحبزادے حضرت سائیں محمد اکبرؒ نے تصوّف میں اعلیٰ مقام پایا فقیر ہونے کے ساتھ صاحبِ علم و فضل ہوئے۔ اُنہیں وقت کا شرعی جرنیل بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اُن کے شرعی فیصلہ جات کی وجہ سے قرب و جوار کے علاقہ جات میں امن و امان قائم تھا۔ ہر مکتبہ فکر کے

علماء کرام آپؒ کی علمی حیثیت اور مرتبے کے قدر دان تھے۔ حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتیؒ کی رحلت کے بعد اُنہوں نے مسند سجادگی پر جلوہ افروز ہو کر حضرت سائیں صاحبؒ کے وظائف کی تکمیل فرمائی۔

تحریک آزادیٔ کشمیر کے سلسلہ میں حضرت سائیں محمد اکبرؒ ایک بہت بڑا جتھہ اپنے ساتھ لے کر جہاد آزادی میں حصہ لینے کے لئے اوڑی سیکٹر میں بریگیڈیئر کمال خان کے ساتھ ملے۔ بریگیڈیئر کمال خان نے حضرت سائیں محمد اکبر خانؒ کو تو آگے جانے سے روک دیا مگر ان مریدین اور صاحبزادگان کو عملی لڑائی میں بھیج دیا۔ حضرت سائیں محمد اکبرؒ نے 1996 بکرمی میں وفات پائی آپؒ کا مزار بھی فقر آباد ڈنڑاں شریف میں مرجع خاص وعام ہے۔ اِن کے چار صاحبزادے ہوئے جن میں سے دو نے بچپن میں وفات پائی باقی دو میں سے حضرت صاحبزادہ محمد اسماعیل خان چشتی اور حضرت صاحبزادہ محمد اسلم خان چشتیؒ نے علومِ ظاہری وباطنی کی تحصیل وتکمیل کے بعد تصوّف وطریقت میں اعلیٰ مقام پایا۔ حضرت صاحبزادہ پیر محمد اسماعیل خان چشتیؒ اپنے والد کے بعد چالیس سال تک مسند سجادگی پر جلوہ گر رہنے کے بعد پردہ فرما چکے ہیں جن کا مزار پُر انوار چھتر کلاس میں شاہراہِ کشمیر کے متصل چشت نگر میں مرجع خلائق ہے۔ ان کے صاحبزادگان میں حضرت علامہ پیر محمد سلیم خان چشتی دامت برکاتہم العالیہ چیئرمین علماء ومشائخ کونسل آزاد جموں وکشمیر، ممتاز و بے بدل عالم دین، مقبول، صاحب شریعت

وطریقت عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے سرشار خطیب اہلسنت وجماعت اور سجادہ نشین سوئم دربار عالیہ عظیمیہ نڑاں شریف اور سجادہ نشین اوّل دربار عالیہ چشت نگر چھتر کلاس ہیں۔ حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم خان چشتیؒ کی کچھ اولاد مانسہرہ میں بھی آباد ہے۔ جہاں آپ کے فرزند صاحبزادہ محمد یوسف چشتیؒ کے پسر محمد یوسف چشتی المعروف یوسف لالہ جی کا مزار پُر انوار سلسلہ فیوض وبرکات جاری رکھے ہے

وہاں پر بھی سلسلہ فیوض وبرکات جاری وساری ہے۔ اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کا سایہ تادیر قائم رکھے اور سلسلہ ہائے فیوض وبرکات جاری وساری ہیں۔ (آمین)

شجرہ شریف سلسلہ چشت اہل بہشت

(منظوم)

اے خداوند ! تُو ذات کبریا کے واسطے
رحم کر مجھ پر محمد مصطفےٰ ﷺ کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار، اس بند محنت میں اسیر
کھول دے مشکل علیؓ مشکل کشا کے واسطے

خواجہ حسن بصریؒ کا نام لیتا ہوں شفیع
شیخ عبدالواحدؒ اہل بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل خواجہ ابن عیاضؒ
شاہ ابراہیم بلخیؒ بادشاہ کے واسطے

حضرت خواجہ خذیفہؒ کے لئے ٹک رحم کر
پھر ہبیرا البصری صاحب ہدیٰ کے واسطے

خواجہ ممشادؒ کی خاطر میرا دل شاد کر
شیخ بو اسحاق قُطبؒ چشتیہ کے واسطے

خواجہ ابدال احمدؒ بُو محمد مقتدا
خواجہ بُو یوسفؒ صفا کے واسطے

خواجہ مودود حقؒ اور خواجہ حاجی شریف
خواجہ عثمانؒ اہل اقتدا کے واسطے

والی ہندوستاں خواجہ معین الدین حسنؒ
شیخ قطب الدین قطبؒ الاتقیاء کے واسطے

کام کر شیریں طفیل خواجہ گنج شکر
اور نظام الدین محبوب اولیاءؒ کے واسطے

دل کو روشن کر طفیل شاہ نصیر الدینؒ چراغ
اور کمال الدین کمالؒ اصفیاء کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدینؒ و دنیا کے لئے
اور علم الحق و دین علم الھدیٰ کے واسطے

حضرت محمود راجنؒ سرور دنیا و دیں
اور جمال الدین جمنؒ صاحب صفا کے واسطے

شیخ حسنؒ اور خواجہ شیخ محمدؒ کے طفیل
حضرت یحییٰ مدنیؒ مقتدائی کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیل شاہؒ کلیم اللہ ولی
اور نظام الدینؒ مقبول خدا کے واسطے

دین و دنیا کا وسیلہ پیر عالم فخر دینؒ
خواجہ نیاز احمد صاحبؒ صفا کے واسطے

مولوی عبید اللہ صاحبؒ دو جہاں کے دستگیر
سائیں محمد عظیم چشتی قادریؒ راہنما کے واسطے

از طفیل خواجہ سائیں محمد اکبرؒ باسخا وبا صفا
پیر اسماعیلؒ امیر چشتیہ کے واسطے

کر مدد تو ہر وقت سلیم چشتی کی سخی
سید شہداء واہلِ کربلا کے واسطے

بخش دے اپنی محبت اور قطع کر دے ما سوا
واسطے پیران شجرہ چشتیا کے واسطے

روسیاہ میرا میں روسیاہ دربار میں
رحم کی اک نظر دیکھو خدا کے واسطے

بخش دے اِس رُوسیاہ کو یا الہ العالمین
از طفیل انبیاء و اولیاء کے واسطے

(اس شجرہ کی اشاعت اوّل DFO راجہ کرامت اللہ خان
میر پور آزاد کشمیر نے کروائی تھی)

شجرہ طریقت
خاندانِ عظیمیہ چشتیہ
حضرت خواجہ سائیں محمد عظیم چشتی قادری
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت علی کرم اللہ وجہہ
حضرت خواجہ حسن بصری
حضرت شیخ عبدالواحد
حضرت خواجہ ابن عیاض
حضرت شاہ ابراہیم بلخی
حضرت خواجہ حذیفہ
حضرت ہیرا البصری
حضرت خواجہ ممشاد
حضرت شیخ ابو اسحاق
حضرت خواجہ ابدال احمد بو محمد
حضرت بو یوسف
حضرت خواجہ مودود حق
حضرت خواجہ حاجی شریف
حضرت خواجہ عثمان
حضرت خواجہ معین الدین حسن
حضرت شیخ قطب الدین قطب
حضرت خواجہ گنج شکر فرید الدین مسعود
حضرت خواجہ نظام الدین
حضرت شاہ نصیر الدین چراغ
حضرت خواجہ کمال الدین کمال
حضرت خواجہ سراج الدین
حضرت علم الحق
(بقیہ اگلے صفحہ پر)
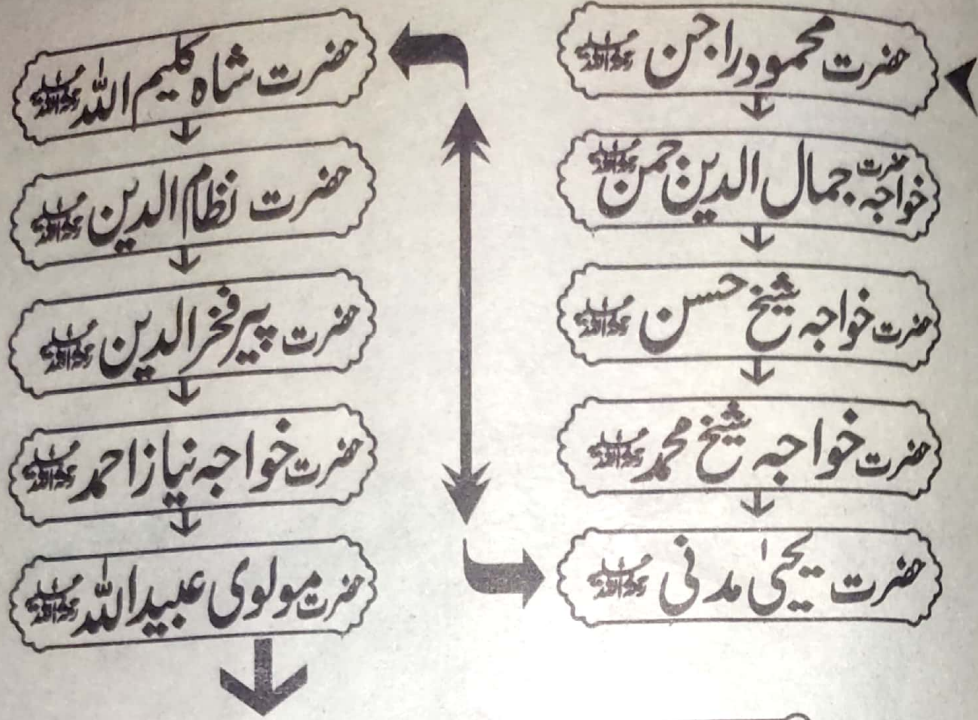
(نوٹ: شجرہ طریقت ہذا بحوالہ صاحبزادہ پیر محمد سلیم چشتی صاحب)

پیر طریقت امیر شریعت
حضرت
صاحبزادہ
سائیں محمد اکبر خان چشتی
رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین اول درگاہ عظیمیہ فقر آباد نزاں شریف مظفر آباد آزاد کشمیر

پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت
صاحبزادہ
پیر محمد اسماعیل خان چشتی
رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین دوم درگاہ عظیمیہ فقر آباد نزاں شریف مظفر آباد آزاد کشمیر

حضرت
علامہ
صاحبزادہ
پیر محمد سلیم خان چشتی
مدظلہ العالی
سجادہ نشین سوئم
درگاہ عظیمیہ فقر آباد نزاں شریف
و سجادہ نشین اول دربار عالیہ عظیمیہ چشت نگر مظفر آباد آزاد کشمیر

منجانب
سائیں محمد عظیم چشتی فاؤنڈیشن
درگاہ عظیمیہ چشت نگر مظفر آباد آزاد کشمیر
0345-5120046 0300-9836687